

ضروریات دین کے سمجھنا چاہیے اگر خوبی تقدیر سے کبیکو زیارت باسعادت حضور
 پر نور نصیب ہو جائے تو اپنے ذہن میں صورت مبارک کے حلیہ سے مطابقت
 کر کے پہچان سکتا ہے اور بصورت نہ ذہن نشین ہونے حلیہ مبارک کے یہ امر متیقن
 کہ دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوا ہے حدیث شریف میں وارد ہے من رآیہ فقد رآیہ
 فقد رآیہ فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی جسے مجھ کو خواب میں دکھایا اوستے مجھی کو
 دکھایا اس لیے کہ شیطان میرا شکل نہیں ہو سکتا ظاہر ہے کہ شیطان آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا ہر صورت ہو کر خواب میں نہیں آ سکتا لیکن یہ ممکن ہے کہ کسی دوسری
 صورت میں نظر آوے اور خواب دیکھنے والے کے جی میں وسوسہ ڈالے کہ میں زیارت
 باسعادت سے بہرہ اندوز ہوا شیطان ملعون رگہای اجسام بنی آدم میں خون
 کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس لحاظ سے میں اللہ کے فضل پر بہرہ ورہ کر کے احتساب
 وابتغاء لوجہ اللہ رسالہ موصوفہ کا نظم کرنا شروع کر دیا اور اس امر کا التزام رکھا کہ
 حتی الوسع تکلفات شاعرانہ و مبالغہ نہ نہی عنہ سے اشعار پاک و صاف ہوں صرف
 مضامین ماثورہ و مطالب مرویہ پر اکتفا کیا وے الحمد للہ والنتہ تیرے خیال میں
 ان سب عایتوں کے ساتھ اس کا سر انجام مجھے ہو گیا بعد نظم رسالہ میں چاہا کہ
 مؤلفین صحاح ستہ کے شامل بھی اصل رسالے پر اضافہ کر کے نظم کروں ہر چند کتبیر
 و تراجم محدثین وغیرہ میں جستجو کی گئی کسی جگہ ان بزرگواروں کے حلیے عیسر نہ آئے
 ناچار صرف بعض علیہ امام الامام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ و شیخ الاسلام ابن قیم

بستان الحشین اور تاج اکمل و اتحاف سے اخذ کر کے اصل رسالے پر اضافہ
 کیا گیا آشد پاک اپنے فضل و کرم سے برکات شامل سرور کائنات علیہ السلام فلسفۃ
 سے خصوصاً اور حسنات حلیہ اہل بیت اطہار و اصحاب کبار و مجتہدین اہل بار و محمدی
 انبیاء سے عموماً و اربین میں بہرہ مند دی و از جہندی مقدور فرماوے و ما ذلک
 علی اللہ اعزیز جس روز اس سالے کا نظم کرنا شروع کیا اسی روز یاد دوسرے روز
 قریب وقت نماز فجر محرم بطور نے خواب میں اپنے گلے میں سونے کا بہت چمکتا ہوا
 ہار پڑا دیکھا اس خواب کو بشارت حسن قبول نظم حلیہ مجھ کر مینے یہ تعبیر دی کہ یہ حلیہ تیرے
 بطن فیل حلیہ مزین محبوب اب العالمین مجھے ناپزیر کو عطا ہوا اس خواب کو بعض علماء
 صاحبین پر بھی مینے عرض کیا انہوں نے بھی یہی تعبیر دی مالحض اللہ حمد اکتیرا
 طیباً سادہ کامیہ کا محب دینا و برضی معنی ہے کہ مطالب سالہ بلوغ العالی کتاب
 تصحیح بخاری و تصحیح مسلم و شامل ترمذی و طبقات واقعی و متوہب لدنیہ و تہذیب
 و خصائص کبری و منتخب جمع الجوامع و تحفۃ الخافق و شفا فی قاضی عیاض و احیاء العلوم
 و نہایہ ابن کثیر و صراط سوی و فصل الخطاب و سیرت ابن ہشام و ریاض نصرہ و ماخوذ
 و مترجم ہیں مؤلف نامہ دار دام اقبال نے نہایت خوبی کے ساتھ منتخب کر کے انکو
 جمع فرمایا ہے یہ منظوم گویا اسی باغ کے پھولوں کا گلہ مستہر ناظرین سے توقع ہے
 کہ اس کتاب کو مطالعہ کر کے مؤلف موصوف اور ناظم جمہیر زکوہ حامی مافیت حسن
 عاقبت سے یاد کریں گے اور میری خطا و نسیان سے غرض بصر و غرض نظر فرمائیں گے کہ

اَلْاِنْسَانُ لَیْسَ اَوْقِ الْخَطَاۃِ وَالنِّسْیَانِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ اِنْسَانٍ الْجَنَانِ

حلیہ مبارکہ سر کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات وصلو

تجی کو حمد شایان ہے خدایا
دیا تو نے جمالِ خوب او کو
بنائی کچھ عجیب صورتِ عجب شان
جباونکے یاد آتے ہیں شامل

کہ حضرت سانبی تو نے بنایا
عطا کی صورتِ محبوب او کو
تری کارگیری کے جاؤں قربان
غزل پڑھتا ہے یہ رو کر مرادل

غزل

رہی حسرت کہ حضرت کو نہ کیا
نہ دیکھا ہے کچھ دنیا میں اگر
غضب ہوا ہی سہا تو غضب ہے
نظر کیا آئے صورتِ زندگی کی
قیامت ہے قیامت ہو قیامت
یہ اپنی شورِ جستی کا اثر ہے
یہ سب دیکھا نہ کیا ہی اکارت
جمیل اس غم میں و کر جان بھیجے

شفیق حال است کو نہ کیا
جو اوس عقیقی کی دولت کو نہ کیا
نہ کیا ابر رحمت کو نہ کیا
جب ایسے خوب صورت کو نہ کیا
کہ ایسے سرو قامت کو نہ کیا
جو اوس کانِ ملاحیت کو نہ کیا
جو اوس عینِ عنایت کو نہ کیا
کہ ان آنکھوں سے حضرت کو نہ کیا

سنوای مونسو جانے ادب ہی
 سراپائے پیمبر کی ہے تعریف
 کون کیا شاو دین کیسے تھے کیا تھے
 یہ ہر وصف جمال پاک مجمل
 قریب و دور سے حسن پیمبر
 معلوم تھے دلون میں اور نظر میں
 خموشی میں وقار اور نکاح
 جو پہلی بار اونکو دیکھتا تھا
 جو کرتا میل چول اگر نبی سے
 درخشاں تھا رنگ روئی سرو
 پیدی میں تھی سرخی آشکارا
 کھڑے ہوتے جو سورج کے مثل
 کوئی حضرت کا ہمایہ نہ پایا
 سر والا کلان تھا اور مذکور
 فرو ہشتہ تھے بال اونکے نہ منول
 سنورنے سے نظر آتے تھے ایسے
 کیے جاتے اگر دو چہرہ وہ بال

بیانِ حلیہ شاو سرب ہے
 رکھو دل کے مرقع میں یہ تصویر
 سراپا نور تھے شانِ خدا تھے
 کہ سارے خلق میں تو آپ اجل
 نظر آتا تھا خوبی میں برابر
 مگر غم غم سلوی و حین و بشر میں
 سنگوئی میں خوبی تھی مرزا
 وہ ہو جاتا تھا اک میتِ زرد
 وہ رکھتا آپکو محبوب جی سے
 نہ ابین تھا نہ گندم گون مستر
 روان غار میں یہ گویا آپ زرقا
 نکلتا صنو میں وہ ناقص یہ کامل
 بہت ڈھونڈا کہیں سایہ نہ پایا
 یہ تھے موی سر چون مشکِ زفر
 و لیکن مست دل بروجہ مستول
 لکیریں ریگ میں ظاہر ہوں جیسے
 تو ہو جاتے اسی صورت کے فی الحال

مگر رہتے تھے وہ تانہ نہ گوش
 جو ہوتے چار گیسو موئی ٹھہر
 کہ اک اک کان کے دونوں طرف سے
 جو کانوں پر وہ اونکو ڈالتے تھے
 چھٹے تھے پہلے موئی شاہ ابرار
 سپیدی چٹ بالونین تھی روشن
 کشادہ تھی حسین سرورین
 وہ ابرو آبروئے حسن دلجو
 دل آزاد و لون ابروئی مقدس
 سیان ہر دو ابرو ایک رگ تھی
 وہ کامل گوش کان در بانی
 بڑی آنکھیں نہایت دلنشیں
 سیاہی مرد مک کی چشم بدور
 رگین سسج اوس سپیدی میں یان
 جگر میں چٹکیان لینے لگا دل

کبھی بڑھ کر پہنچ جاتے تھے تا دوش
 نکلتے چہین سے کان بہار
 بگل کر دو دو گیسو رخ پہ آتے
 نمایان رہتے تھے گردن کے صفے
 نکالی مانگ اونہیں آخر کار
 مگر اوس کو چھپا دیتا تھا روعن
 چک میں رشک مہر ماہ و پروین
 نہ تھی پیوستگی جن میں سر ہو
 دراز و خوب و باریک منقوس
 بوقت خشم جو اکثر اوجھرتی
 خدا تھی اونہ جی سے خوشنمائی
 وہ بی سرے کے گویا سر گین تھین
 سپیدی حرقہ کی نور علی نور
 دل شیدا کے خون ہونیکا سامان
 غر مخوانی کی جانب لیچا دل

ترستی ہیں نہانے بھر کی آنکھیں
 ازل سے ہیں آنکھیں شائق دید
 یہ دیکھو روتے روتے آنکھیں ہیں
 اوٹھائیں کب تک اشکوں کے سید
 جمیل آنکھوں کی ٹھنڈک ہر اکسین
 وہ پلکوں کی درازی اور کثرت
 سیان مڑگان میں اک گشتگی تھی
 مڑہ اندر مڑہ سے چشم پر نور
 سر پہنی عجب باریک دزیبا
 جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا
 بلند ایسی بہت بینی نہ تھی وہ
 کون کیا کیسے تھے حضرت کی خرابا
 کشادہ دونوں عارض اور زلفا
 ہوا کچھ دل میں پیدا و لولہ بھر

کہ دیکھیں میرے پیسیر کی آنکھیں
 جمال چہرہ انور کی آنکھیں
 تمہارے عاشق مضطر کی آنکھیں
 نہیں ہیں کچھ سہری پتھر کی آنکھیں
 کہ دیکھیں شافعِ معشر کی آنکھیں
 عجب تھی خوشنماؤ خوبصورت
 انوکھی طرزِ کنیت نئی تھی
 گمان ہوتا کہ ہو جائے نہ ستور
 بلند اک نور او سپر جلوں آرا
 گمان کرتا تھا وہ بسیخی کو اونچا
 فقط تھی نور کی جلوہ گری وہ
 بہت نرم اور بغایت صاف ہوا
 دل و جان جہان کے تھے دل و جان
 غزل پڑھنے کا موقع آگیا پھر

غزل

غرض مطلب کے ہیں شیار و دونوں

لبھاتے دل کو ہیں رخسار و دونوں

مر سے نادیدہ آنکھوں کی دعا ہے
 جمال رخ کی بین آنکھیں طاب بگا
 کہو آنکھوں سے یاد آئے وہ گیسو
 دکھائیں تو وہ عارض جانِ دل یا
 کفِ پائے پیمبر جو کہ خورشید
 جمیل احمد کو دیکھو اور فدا ہوں
 لبوں میں حسنِ خاقِ خدا تھے
 جو ہوتے بند وہ لبہایِ اشرف
 کشادہ تھا وہاں پاک حضرت
 لکھوں تعریف کیا آپ بہن کی
 درخشان گرچہ تھے وانت او کے سہ
 چک اوں انتوں میں تھی بی نہایت
 کشادہ تھے دو تادندانِ شین
 گمان ہوتا تھا یہ سنگامِ گشت
 ہنسی آتی کبھی تو برقِ لعلِ ان
 نہ آواز او کی ہلکی تھی نہ بھاری
 بلند آواز تھی خوش گفتگو تھی

ہم ان دونوں ہی ہوں و چار دونوں
 ہیں خواہاں دو ابیساں دونوں
 بس اب اشکوں کا باندہ ہیں تار دونوں
 فدا ہونے کو ہیں تیار دونوں
 غرض ہیں مطیع انوارِ دونوں
 یہ نکمیں حسرتیں اکبارِ دونوں
 نتھے لبِ آپ کے دارِ الشفا تھے
 تو لوگوں میں نظر آتے تھے لطف
 بہت پاکیزہ بواوِ خوبصورت
 کہ خوشبو جسمیں تھی شکِ ختن کی
 پراگلے چار تھے روشن ستارے
 نمایاں ہوتی تھی اولوں کی صورت
 سیانہ چار دندانِ شہِ دین
 کہ باہر آتے ہیں چھن چھن کے انوار
 درو دیوار پر ہوتی نمایاں
 بس ایسی تھی لگے جو دلکویا
 خجستہ طلعتِ پاکینہ رو تھی

پہنچتی تھی صد اونکی دہان تک
 فصاحت آپ کی ضرب الشل تھی
 کھلتی تقریر تھی واضح بیان تھا
 نہایت خوبصورت تھی محاسن
 پرانبوہ ایسی تھی ریشیں پرانوار
 سیہ سی خوب ہی دائرہ کی رنگت
 لب زریں کے نیچے موٹی انور
 وہ بال اوس ریش کو چاکے مقرر
 جو کوئی دیکھتا تھا اذکار سال
 میان ہر دو گوشہ فرق عالی
 سپیدی خفہ مین تھی جو پیدا
 فقط بے مین تھے موٹی پاک احمد
 وہ ابین ہو کہ پر نور وضیا تھے
 درخشان تھارخ پر نور ایا
 چمکتا منہ خوشی مین آئینہ دار
 گمان ہوتا تھا چھوڑ پر گردید
 جب انوار صباحت ہوتی روشن

نہ اورونکی صدا پہنچے جہان تک
 پسند اہل ادیان و مل تھے
 مہکت کو وہاں مدخل کہا تھا
 بیان کیا ہو سکین اوسکے محاسن
 کہ جس سے بھر گئے تھے دنوں رخسار
 بہت ہی خوشنما پائی تھی سُبُلست
 درخشانی مین تھے خشنود گوہر
 لکھا ہے پڑتے تھے دائرہ کی پور
 سمجھتا تھا کہ یہ دائرہ کی مین بال
 سپیدی تھوڑے بالوں مین جان تھی
 بنایت جانفزا تھی اور ول آرا
 قریب پست و باقی جسم اسود
 بہ نسبت سر کے دائرہ مین ہوا تھے
 کہ گویا چود ہویش شب کا تہر تھا
 انظر چہ میر مین آما حکس دیوار
 ہے گویا سیر کرتا امین خورشید
 نظر آتے اندہ سیری شب مین سوزن

بہت گول اونکا چہرہ تھانہ لہنبا
اوٹھا پھر دل میں جوش نغمہ خوانی

مگر تدویر تھی کچھ اور سمین پدا
ساتا ہوں غنم غنم مثل و ثانی

غزل

عجب تھی آپ کی محبوب صورت
عزیزا و نکور کھین یوسف سیڑ پر
زمین گے کیا اسی صورت سی صابر
سوا صورت سے محبوب ان کی سیرت
اونھیں کی رات دن دیکھا کروں شکل
ترستا ہوں آئی دیکھنے کو
جمیل حسد کی الفت میں بنا
متریب گردن سزا دار کو نین
وہ ہاتھی دانت کی گردن تھی گویا
سمجھتے دیکھنے والے بھتر
بہت تھی بیچ میں شانوں کے دور
عظام شانہ و پشت میں فصل
بڑائی تھی نہ تنہا ہڈیوں میں

کہان ہوتے ہیں ایسے خواصورت
جو دیکھیں آپ کی لعلیوب صورت
نبی کی دیکھ کر ایوب صورت
ہی سیرت سے سوا مرغوب صورت
نہیں ہے دوسری مطلوب صورت
وہ خوش انداز و خوش اسلوب صورت
عجب دیوانہ و ش مجذوب صورت
درازی اور کوتاہی کے مابین
بسان سیم خالص تھی مصفا
روان ہے آب زرشاید کہ اسپر
بزرگی شانہ و بازو میں پوری
تناسب سے بزرگی کو حاصل
تھی چوڑائی بھی پدا ہڈیوں میں

لکھون میں حال کیا اونکی بغل کا
 نمازا اونکو جو پڑھتے دیکھتا تھا
 کہ سمت پشت اقدس سے بغل کی
 عرق تھا شبکو ایسا بغل کا
 میان ہر دو کتف پاک حضرت
 ہوا ثابت کہ تھی وہ محسوس طبع
 وہ نہ تھا تم جو سب تھی سرور ہی کی
 کچھ اوس پر خال تھے صورت کے
 نہ مطلق ہنس تھی اوسکی ہیئت
 حوالی میں تھے بال اوسکے نو دا
 بیان کرتے ہیں جابر اپنی حالت
 نوالے کی طرح رکھ لی دہن میں
 کشادہ خوب پشت احمدی تھی
 بخوبی آپ کا سینہ تھا چوڑا
 زعیب اونکو لگاتی نا تو اسنے
 کشادہ تھی میان سرورین
 بیان سینہ پر نور تانا ف

لکھون میں حال کیا اونکی بغل کا
 نمازا اونکو جو پڑھتے دیکھتا تھا

مصفا میں آئینہ نہ تھی دو بال
 کھلے ہاتھ اونکے اتنے دیکھتا تھا
 نظر آتی تھی سرخی و سپیدی
 و باغ جان محسوس جس سے ہوتا
 نمایاں جملہ ہاتھ نہ تھی
 قریب اعلامی کتف چپ کے واقع
 بشکل معینہ کہ کبک دوری تھی
 ذرا کم یا برابر تھے چنے کے
 مشابہ تھی جسد کے ساتھ رنگت
 خدا ہی جانتا ہے اوسکے اسرار
 کہ میں نے ایک دن مٹھ نہوت
 لگی بوشک کی آنے بدن میں
 مصفا تھی کہ چاندی میں بی تھی
 برابر صاف سینے کے شکم تھا
 نہ اونکے بطن اقدس کی کلاسنے
 تھے چوڑے چکے سب اعضا زریں
 کھنچا بالون سے تھا اک خط ہر بیان

شکم اور ہر دو تپستان عالی
 دو دست و شانہ و صدر مبارک
 پڑی تھیں پٹ پر اونکے ٹہن تین
 کہ اک تہ بند میں رہتی تھی مخفے
 ظہور اک بٹ کا ہو بعضوں نے لکھا
 عرض تینوں ٹہن تھیں نرم و خوشتر
 سطر ہی ساعد و بازو میں پیدا
 کلائی تھی دراز اور ہاتھ چوڑا
 نہایت نرم و پر گوشت انگلیاں تھیں
 نظر کرتا جو اوپر بے محابا
 کہا جا رہے اکن پیاز کے ساتھ
 تو خوشبو ہاتھ کی اور او کی ٹھنڈک
 کہ میں سمجھ کسی نے ہاتھ اونکا
 وہ اونکی پسند لیاں تھیں نرم و بارک
 قدم پر گوشت اچھے لنبے چوڑے
 جو پھیلاتے وہ اپنا پاؤں پامان
 زبیس جلد بدن میں ناز کی تھی

سوا اوں خط کے تھی بالوں سے خالی
 روئیں سے تھے نظر افزہ بیشک
 ہوئی اس طرح ثابت اونکی تعین
 نمایان دو ٹہن رہتی تھیں اونکی
 خفا ثابت کیا ہے مابقی کا
 کتاب سادہ سے شفاف بڑ بکر
 درازی دونوں پہونچون میں ہویدا
 ہتھیلی تھی سرخ و نرم و زیبا
 درازی اونکلیوں میں تھی روان تھیں
 وہ چاندی کی اونھیں شاخیں جھٹا
 مرے عارض یہ پھیر اپنے ہاتھ
 ہوئی منہ پر موثر میرے یاتک
 نکالا طلبہ اعطاس سے تھا
 جو خرمنے کا کون کا بھا تو ہر ٹھیک
 سنے ایسے کسی نے اور نہ دیکھے
 سیاہی اوکس میں ہو جاتی نمایان
 یہ حالت تباع خون سے ہوتی

در آزار کے قدم کی اونگھلیاں تھیں
 زمین سے پائون کے تلوی تھرواؤنچے
 درازی پاشنہ میں تھی ہویدا
 جو ہمایہ انگوٹھے کی تھی اونگھلی
 بخوبی معتدل اندام سارا
 نہ تھے لنبہ بہت خیر الوری کچھ
 مگر جب قوم کے ہمارے ہوتے
 کہتا ہے دو طویل التاست انسان
 تو کہتے آپ اون دونوں سے اونچے
 اگر بیٹھے ہوئے ہوتے پیسیر
 غرض سب حالتوں میں شاہ والا
 بدن کچھ آخسر بن میں نبی کا
 بہم پیوستہ تھا سب جسم کا گوشت
 لکھون کیا حال اوں پیارے بدن کا
 صفائیں تھے وہ آئینے کے ہمر
 تن والا کی زیبائی نہ پوچھو
 دل شیدا کو یاد آئی وہ قات

عجب پر گوشت تھیں طرفہ روان میں
 گزر جاتھا آب اوں کے تلے سے
 کی تھی گوشت میں فی الجملہ پیدا
 انگوٹھے کی بہ نسبت کچھ بڑی تھی
 مناسب تھے بدن کے سارے اعضا
 میانہ قاستی سے تھے سوا کچھ
 نظر آتے تھے سب آپ اونچے
 کھڑے ہوتے جو گرد شاہ و نشان
 الگ ہو کر میانہ دست دھرتے
 تو کہتے اون کے شانے سب برابر
 کیے جاتے تسو رب سے اسنی
 ہوا ثابت کہ فسر بہ ہو گیا تھا
 ذرا ڈھیلا نہ تھا اگلا سا تھا گوشت
 برابر گوشت تھا سارے بدن کا
 سپیدی میں شبیرہ ماوا نور
 قدر بالا کی رعنائی نہ پوچھو
 قیامت ہو گئی بریا قیامت

نہرو کے سے دل منظر کے گا

کوئی تازہ غزل سن کر کے گا

غزل

ملاقات آپ کو کیا خوشنات
زبانِ حال سے کتا ہے طوبی
شبِ اسری کیا ثابت نہی نے
جو خوبی چاہیے تھی اونہیں موجود
لیا سائے میں اپنے اک جہان کو
زمین میں تداوم سرور گرجا
جمیل ابل سے ہو جو دستِ ادا
نراکتِ جلد میں رخ کی عیان تھی
سینا او نکو آتا تھا جو اکثر
بدن تھا مشک و خوشبو میں لطف
جو اگر ہاتھ حضرت سے ملاتا
جو ہاتھ اپنا کسی بچے کے سر پر
تو سب بچوں میں خوشبو کے سب سے
شبِ معراج سے خوشبو بدن کی

نظر آتا تھا سانچے میں بڑی ہلاکت
یہ کیا دھچپ ہو وصلِ حلیت
کہ سدرہ سے رہا بالامرت
رسلی آنکھ پیار اُس نے بھلاکت
تماشا ہے کہ خود بی سائے تھات
گھٹے اتنا جو دیکھے آپ کا ت
کہ یاد آئی نبی کا دل ربات
لطیف و باطراوت بیگان تھی
چمکتا تھا وہ رخ پر شل گوہر
کھن عطار گویا اونکے تھے کھن
تو خوشبو ہاتھ کی دن بھر وہ پاتا
زراہِ لطف رکھ دیتے سمیہ
سب اوس بچے کو تھے پہچان لیتے
زیادہ پائی خوشبو و دھن کی

گزر جس راہ سے ہوتا ہے کا
کہ اس رستے سے گزرے ہیں غیر
وہ جتنے راستوں سے تھے گزرتے
کسی مدح نے اچھا لکھا ہے
کہ بعد اوندکے کسی کو اوڑاؤ لا
نبی کے و منفین لچپ اشار
بعینہ ترجمہ اوند کا سنا کر
نڈکیگی آنکھ نے خوب ایسی صورت
بری ہر عیب سے پیدا ہوئے تم
جمیل اب ہو چکا تم شامل

تو پیچھے آئے والا جان سپتا
اگر نہ راہ کیوں ہوتی معطر
پسیتے سے مطرب کو کرتے
بسیان و قسحی پورا لکھا ہے
نڈکیھا اوند سے احسن اور اہل
لکھے خسان نے حسین کے سراوا
رکھون نہت سخن فہون کے سرو
جنی بہتہ ایسا کوئی عورت
تو گویا اپنی چاہت کے بنے تم
نزل نشننے کی جانب ل ہو نائل

غزل

جو دیکھتین بڑی زیبائی محسوس
نہ بین ہے کسکو پر دای محسوس
جو ٹھیری عکس بالائی محسوس
جو پاؤ نہیں کتب پائی محسوس
مجھے نہیں آئی اور آئی محسوس

بنسین یوسف زلیخائی محسوس
طلب کسکو شاعت کی نہیں ہے
وہ ایسی کون سی طوبی میں ہر شاخ
لپٹ کر خوب لون جی بھر کے بوس
تہی دل کو دیتا ہوں یہ کمر

حبیب اپنا کہا کس کو خدا نے
کہیں سب جاؤں جب محشر میں یا رہا
جمیل اپنا جناب کبریٰ میں

ہوا ہے کون بہت سی محشر
وہ آیا دیکھو شیدا ی محشر
ہے نذرانہ سراپا ی محشر

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت

رہے نازل نبی پر تا قیامت

شامل ابوبشر آدم صغی اللہ علیہ السلام

کہوں کیا حسن آدم کی حقیقت
خدا نے ہاتھ سے جس کو بنایا
کہا ہے انکی نسبت مصطفائی
فتراون کا ساٹھ گز لنباہی مروی
کثیر لشعر تھے اور آدم اللون
سرین بھاری بڑی آنکھیں تھیں انکی
قتیبہ نے کہا تھے آپ امرد

ہی نقش اولین کلک صنعت
بھلا خوبی کا اوسکی پوچھنا کیا
بنایا اپنی صورت پر خدا نے
ہی ثابت سات گز ہینائی اوسکی
ہوا ان سے زیادہ خوب و کون
بڑی گردن سنی ایسی ندیکھے
نہ تھے موئی محاسن صاف تھے خدا

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر

سلام اللہ کا نازل ہو ان پر

شامل آدم ثانی نوح نبی اللہ علیہ السلام

ستواب نوح کی شکل و شمائل
بہت دلچسپ گھونگروائے تھے بال

سپیدی کی طرف تھارنگائل
براسراجی داٹھی لکھن تھیلان

خدا کی رحمت کامل ہوا پیر
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

شمائل ہود علیہ السلام

شمائل ہود کے فتح البیان سے
کہ تھے آدم کے ہم صورت یہ حضرت

جو ثابت ہیں سنو وہ گوش جان
بہت ہی خوشنما تھی انکی صورت

خدا کی رحمت کامل ہوا پیر
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

حالیہ ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

روایت کرتے ہیں یونان بن جباب
شب اسری خلیل حق کو دیکھا
ہی بو ذر سے روایت دوسری یونان
یہ لہذا ام مساتی تیسرا ہے
خدا کی رحمت کامل ہوا پیر

کہ فرماتے تھے اکدن سیدانکی
ہی نقشہ ہو ہو سیرک اذکلا
میں اشبا و نسے اذکلی آل میں ہوں
کہ وہ اشبہ بن مجہس اور میں اذکلا
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

شامل لوط علیہ السلام

بیاض تھا تدر لوط پیسہ
لکھا ہے گندی تھا آپ کا رنگ

تھے انکے موٹی سرسید پر سر
دلاویر ایک ہی تھا آپ کا رنگ

خدا کی رحمت کامل ہوا پیر
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

شامل اسماعیل علیہ السلام

سفیدی رنگ اسماعیل بن تہی
بڑی ناک اور قامت تھا دلاویر

نمودار او سمین کچھ تھوڑی سخی
ضیا و نور سے چھوڑا لبریز

خدا کی رحمت کامل ہوا پیر
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

شامل اسحاق علیہ السلام

تھے اسحاق ایک مرد خوبصورت
نہایت خوشنما چھوڑا تھا انکا
خدا کی رحمت کامل ہوا پیر

بدن کی تہی سپید و سرخ رنگت
بڑی بینی بک رخسار زیبا
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

شما ئل یعقوب علیہ السلام

وہی یعقوب کا پورا ہے خلیہ
لب لعلین یہ تھا اک خوش تامل
کون کیا خورویہ کس قدر تھے

جوانکے باپ کا لکھا ہو خلیہ
لطف اسکی جانے بتلا دل
پسرتھے انکے یوسف یہ پدرتھے

خدا کی رحمت کامل ہوا نیر
سلام ابد کا نازل ہوا نیر

شما ئل یوسف علیہ السلام

جمالِ یوسف کنگان کی بابت
کہ آدھائسن انھیں اور انکی ماں کو
مؤید اسکے ہیں آیات قرآن
زمانِ مصر نے جب انکو دیکھا
حواس ایسے گئے اوسوقت اونکے
کہا اسکو بشر کہنا خطا ہے
کتا بون میں سیر کی ہے یہ مکتوب
سپیدی رنگ میں لیکن دل افروز

انس کرتے ہیں مرفوعا روایت
ہوا مقسوم باقی کل جہان کو
جوانکے حسن صورت پر ہیں برہان
ہوئیں جو حالتیں اونکی کہوں کیا
چھری سے کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے
فرشتہ گر کہا جائے بجا ہے
کہ انکار وی انور تھا بہت خوب
خجل ہو چکے آگے نور میں روز

مجتد بال آنکھوں میں بڑائی
وہ پہونچے پٹریاں شانِ دل آرا
برابر سینے کے پیٹا و نکات خاصا
بوقت خندہ وہ سنگام گفتار

بڑائی تاجِ خوشنمائے
کہ تھی جنینِ سطرِ آشکارا
نہایت خوشما چھوٹی سی تھی ناف
نمایان ہوتے تھے اتوں آنوا

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کہا حضرت نے موسیٰ کو جو دیکھا
برابر کا نون کے یا اونکے اوپر
حدیثِ بیہقی میں ہے یہ آیا
مجتد بال ہن اور قدر ہے لنبا
مجھے ظاہر ہو ہے ہنگامِ پیش

بڑا ت گندمی رنگ اونکا پایا
فروہشتہ ہن بال اونکے مقرر
کہ مینے موسیٰ عمر لرن کو دیکھا
وہ مردارِ دشوَر کے ہن گویا
کثیر لشعرا و سخت آفرینش

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شامل ہارون علیہ السلام

شما نکل ہارون علیہ السلام

جبین ہارون کی چوڑی بال بکینے ذرا او بھرت ہوئے آنکھوں کی کڑکڑ

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر

سلام اللہ کا نازل ہو ان پر

شما نکل داؤد علیہ السلام

بت و پست تما داؤد کا رنگ
سیانہ قدر بڑا پیٹ آنکھ چھوٹی

حقیق و لعل کا سرخی مین ہر رنگ
تھین او کی پینڈ لیاں پتلی نہروٹی

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر

سلام اللہ کا نازل ہو ان پر

شما نکل سلیمان علیہ السلام

سلیمان خوب تھے اور حسین تھے
کیے انکے خدا نے زیر فرمان

بڑے تھے پاؤں اور بھاری سر پہ تھے
ہوا و طیر و وحش و جن و انسان

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر

سلام اللہ کا نازل ہو ان پر

حلیہ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

او سی اسری کے قصے میں ہوا آیا
سیانہ آفرینش رنگ گورا
سب لفظ بہیتی میں یہ زیادت
کہا راوی نے فرماتے تھے حضرت
کہ میں عیسیٰ مریم کو دیکھا
نظر تیز اور مجتہد سوی زیبا
سیانہ قد سپید و سرخ رنگت
بین عمروہ ابن سعود ان کی صورت

خدا کی رحمت کامل ہوا پیر
سلام اللہ کا نازل ہوا پیر

حلیہ امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنو اب صورت صدیق کا حال
خمیدہ پشت گہری آنکھوں والے
بدن دبلا اوٹھا ماتھا قد چپا
محل تہ بند کے بندھے کا اپنے
زکھے اپنی داڑھی بے خضاب آپ
چمک داڑھی میں وہ عرق کی صورت
ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
کہ گورا رنگ تھا سب پر تھوڑا
بہت کم گوشت رخسار سے اونٹ
جڑون میں اونٹ کیوں کے گوشت کم تھا
ہمیشہ ہاتھ سے وہ تھا مے رتے
خاؤ کم کا کرتے خضاب آپ
کہ تھی چہرے کی جس سے زیب زینت
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

۱۱
لے جو ان کا حکم میں تھا ان کے ہاتھ میں تھا

حلیہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ

امیر المومنین حضرت عمرؓ کا
سپیدی رنگ میں انکے موٹھی
زیادہ تیل کے کھانے سے انکا
تھی اسلح موٹی سر جاتی رہی تھی
گھنی تھی ریش والا اور مدو
لکھا ہے شمشکین ہوتے جو حضرت
جب آ تا غیظ تو پھنکارتے تھے
لگاتے تھے حنا بالون میں سکر
قدم دونوں کشادہ نہ اندام
نمایان ران پر اک تل تھا کالا
برہنہ پا کبھی گر آپ چلتے
کہ گویا جانور پر میں سوار آپ
ہمیشہ تر زبان ہوں اس سے

کتا بون میں لکھا ہے یہ سہرا
عیان سرخی سپیدی میں ذرا تھی
بالا آخر ہو گیا تھا رنگ کالا
بہت سرخ آنکھیں جلاخس کھینکی
بھری موچھین کنارے اونکے ہمر
تو منہ میں اب لیتے اپنی سبلیت
بہت بہت کو اپنی تاب دیتے
مگر داڑھی کو اپنی زرد رکھتے
لیا کرتے تھے دونوں ہاتھ نوکام
بڑا سارے قد و ن سے قدر بالا
تو ہوتے سب پہ ظاہر اتنے اونچے
فدا ہوں اونکے قدر پریرکان باب
خدا راضی ہو او نے وہ حد سے

حلیہ امیر المومنین عثمان بن النور رضی اللہ

یہ ذوالنورین کا لکھا ہر صلیب
 رخ پر نور چمک کے تھے داغ
 حسین تھے دیکھ کر سب کی پکار رنگ
 تھے اصلع اور سر کے بال اونکے
 درازی ناک مین تھی اور بلندی
 کنار اوئی نے تھے وہ باندھو رہتے
 بڑی واٹھی تھی سب کی بھوت
 سب اونکے استخوانہائی دو گنا
 میان ہر دو شانہ فصل تھا خوب

بدن ہلکا سا تھا نازک سا چہرہ
 وہ تھا پر داغ رخ یا حسن کا باغ
 بہت تھے بال سر پر گندمی رنگ
 کوئوں سے کان کے رہتے تھے نیچے
 سر سبز مین باریکی عیان تھی
 طلائی تار سے دانستون کو اپنے
 سپید و صاف تھی واٹھی کی رنگت
 بزرگی مین بسان کتف و شانہ
 توسط قامت والا کامرغوب

ہمیشہ تر زبان ہوں اس معاص
 خدا راضی ہو او نے وہ حد ہے

حلیہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

سنو حلیہ جناب مرتضیٰ کا
 جمال و حسن و خوشروئی مین کیسر
 نظر جو دور سے چہرے پہ کرتا
 جو کرتا کوئی پائس اگر زیارت

حبیب مصطفیٰ شیر خدا کا
 یہ تھے ماہ دو ہفتہ کے برابر
 وہ گندم گون بھٹا رنگ اونکا
 تو پاتا گندمی رنگت مین عمرت

نہ تھے پیش سر پر فور کے بال
 لکیرین سر پتھین بالون کی پیدا
 بغایت خوشنما تھے اونکے گیسو
 وہ آنکھوں کی سیدی وسیا
 کہان ہوتی ہیں آنکھیں ایسی پیار
 کشادہ دانت تھوڑاڑھی گھنٹی تھی
 کہ وسط سرد و دوست پاک اونکا
 سپیدی ریش پر ایسی نمودا
 سان سیم تھی گردن صفا
 طبری استخوان دوش میں تھی
 دو گانہ استخوانوں کے منافل
 تھے انکے استخوان دوش ایسے
 ہم پوستہ باز و اور عساد
 مگر موزون ہے باریکی جسان
 قوی تھے انکے باز و سخت تھوڑا
 وہ عضلہ ساق کا اوپر سے موٹا
 قریب فر بھی تھا جسم اطہر

سپید اونکے تمام سر کے تھے بال
 ہون جیسا ونگائیوں میں خط ہویدا
 عجب پوستہ تھے آپس میں ابرو
 مکمل حسن و خوبی سے کہا ہی
 بڑی تھیں سر گین تھیں اور بھاری
 وہ دائرہ ہی عرض میں اتنی بڑی تھی
 بخوبی اوکے بالون سے چھپا تھا
 کہ گویا نور کی ہے اسپہ بوجھار
 بریض اونکے تھے کانہ ہی اور ہینا
 شکم سے آپ کے ظاہر نرنگی
 تھے چھلے چوڑے نظارہ کے قابل
 کہ جیسے استخوان شیر بیان کے
 طبری عصہ باز و مین مجید
 سو بار کی نمایان تھی وہاں پہ
 ہتھیلی موٹی لیکن نرمی کے تھے
 دزا پائین کے جانب کوٹکا
 میانہ قد بدن پر بال اکشر

ہمیشہ تر زبان ہوں میں عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

صفت سید النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

<p>روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے وقت روکنت و بدی و سکینہ وہ سارے بیٹھے اوٹھنے کے اندر نہ تھیں وہ فاطمہ گویا وہی تھے عزیز آپ او نکور رکھتے تھے بہت اونہیں اپنی جگہ بٹھلاتے حضرت کہ او نکو پیار کرتے ہوئے لیتے</p>	<p>فضائل میں جناب فاطمہ کے کہ اونکے بات کرنے کا طریقہ حرام خوش نما و طہر و آواز نبی سے تھے کہہ ایسے ملتے جلتے وہ اک ٹکڑا تھیں حضرت کے بدن کا جب آتین وہ کھڑے ہو جاتے حضرت یہاں تک اوشفتت آپ دیتے</p>
--	--

ہمیشہ تر زبان ہوں میں عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

شمال سید باب اہل جنت حسن بن علی علیہما السلام

<p>روایت ہے علی مرتضیٰ سے شمال اونکے تھے چہرے تاناف</p>	<p>کہ اشبہ تھے حسن خیر الوری سے مشابہ سید کونین کے صاف</p>
---	--

نرکتے پیش اقدس بے خضاب آپ
دراز او کا قدر اقدس نہ کوتاہ
میں کہتا ہوں جو حلیہ ہے نبی کا

سیاہ او میں لگاتے تھے خضاب آپ
توسط تھا نمایاں اوس میں خواہ
وہی سمجھو حسن ابن سلی کا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

شامل شیبہ بک الیٰ حبیب بن علی علیہ السلام

ہے جزیہ ہی اوسی قول علی کا
کہ تھے شبہ رسول حق تو بیشک
کہا نہاک نے جنت ہے ہی او کا
حسین ہوئے کہاں میں ایسے پیدا
جب میں اور دونوں خساری تھو روٹا
اندھیر میں جو تھے وہ بیٹھ جاتے

جس کے وصف میں اوپر جو گذرا
حسین اسفل سے سینے کے قدم تک
شبہ چہرہ خبیث العریبی تھا
ڈبلا سانچے میں تھا گویا سرا پا
خضاب سے سے دائری مغرین
شعلہ رخ سے رستہ لوگ پاتے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ زیریں العوام رضی اللہ عنہ

<p>زبیر بن العوام پاک طلعت بڑے تھے بال سر کے اور بکثرت ہوتے موئی ریش و سر مخضب کبود آنکھیں سیاہ قوت والا</p>	<p>بخوبی گندی رکھتے تھے رنگت سبک تھی ریش لکین خوبصورت بیاض و شیبہ و رستہ مرتب بدن مائل خافت کی طرف تھا</p>
---	---

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
 خدا را رضی ہوا و نئے وہ خدا سے

حلیہ طلحہ رضی اللہ عنہ

<p>سپید و سرخ تھی طلحہ کی رنگت ہوا ثابت بہت تھے آپکے بال نکرتے تھے مخضب ریش اپنی فراخی سینہ والا مین پیدا قدم چوڑے تھے تلووں میں پر پتی</p>	<p>بہت خوش رو تھے یہ اور خوبصورت نہ سید ہے اور نہ گھونگروالے تھے ہل بہت نازک تھی انکی بیچ بینی عریض انکے تھے شانے اور ہٹا میانہ قوت مگر مائل بہ پستی</p>
---	--

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
 خدا را رضی ہوا و نئے وہ خدا سے

حلیہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

لکھون اب عبد الرحمن کا میں جیسے
 سپیدی رنگ کی مائل بسرخی
 ہمیشہ رکھتے تھے وہ بال اپنے
 ورازی آپ کی بیٹی میں پیدا
 دو تادندان مشین کر گئے تھے
 نمایان خوب گردن میں بزرگی
 کڑی قسماؤں گلیان لگی قدمین

یہ خوش رو تھے مگر ہکا ہکا تہا حرد
 عیان بالون میں کپڑے دیکھتی تھی
 کچھ اونچے کانڈھونڈو کا نو سو نیچے
 لطافت اور باریکی ہویدا
 خضاب املا نہ واٹھی کو لگاتے
 جھکی مٹھیہ او بے میلی او کی موٹی
 درازی خوب تہہ محترم میں

ہمیشہ تر زبان ہوناس عاسے
 خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

سنو سعد بن مالک کی شمائل
 بتقد بال رنگت گندی تھی
 یہ دھسے سے کرتے بال اپنے
 مٹاپاؤں گلیون میں آپ کے تھا

بزرگی کا سہ سر کو تھی حاصل
 بصارت نکھون کی جاتی رہی تھی
 بدن پر تھے زیادہ بال اس کے
 قد دلچسپ چھوٹا اور موٹا

ہمیشہ تر زبان ہوناس عاسے
 خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ عیسیٰ بن زید رضی اللہ عنہ

بکثرت منو بڑا ت گندمی ناگ	یختہ شکل سعید پاک کا ڈھنگ
---------------------------	---------------------------

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عا سے
خدا راضی ہوں وہ خدا سے

حلیہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ

یہ جلیہ بو عبیدہ کا ہے لکھا
نمایان تھیں رگین چہریے اونکے
سبک لکھیہ تھے سوئی فرق دلچہ
وہ کوزہ پشت دے بے آدمی تھے

بہت کم گوشت چہرہ آپکا تھا
 نہ تھے دو دانت اگلے گر گئے تھے
 خنا و کتہم سے رنگتے ہمیشہ
 درازی آشکارا تیرے اونکے

ہمیشہ تر زبان ہون اس عاے
خدا را رضی ہو او نے وہ خدا ہے

عليه معاويه بن يوسف بن يحيى

در آزار بن ابوسفیان کاف تھا۔
عمر جب دیکھتے تھے انکا چہرہ

مہیب انکی تھی صورت رنگ گورا
تو کہتے تھے یہ کسری ہو عرب کا

امام احمد کے مسند میں ہے مروی
کہ قرآن و حساب و انکو سکھا دے
سفن میں لفظ ہے یہ ترمذی کا
علی سے انکے نازیبا و غاتہی
و لیکن سو و نکلانے نر کے
یہ کاتب وحی کے تھے اور جمالی
براکتے ہیں انکو بعض حساب

کہ انکے حق میں حضرت نے دعا کی
الہی قدرت سے اپنے بچا دے
کر اسکو ہادھی و مہدی حشر دایا
علی حق پر تھے اور انکی خطا تھی
کہ ہوتی ہے خطا انسان ہی ہے
براکتے میں ہے انکے خرابی
لکھے اس سے خاص انکے فضل

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عاے
خدا راضی ہوا و نئے وہ خداے

شامل علی بن حسین لقب بزین العابدین رضی اللہ عنہ

شامل ہیں یہ زین العابدین کے
کہ گندم گون تھارنگ وئی انور

امام و مقتدا ہی اہل دین کے
وزا کو تاہ و تاد اور جسم لاسر

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عاے
خدا راضی ہوا و نئے وہ خداے

شامل محمد باقر بن حسین العابدین رضی اللہ عنہ

محمد ابن زین العابدین کا سڈول اعضا تھے رنگ گندمی	یہ علیہ ہر سیر والوں نے لکھا عجب کچھ خوشنما صورت تھی اونکی
---	---

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

شمال جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

وہی سب علیہ جعفر ہے مرقوم	جو اسکے باپ کا اوپر ہے مرقوم
---------------------------	------------------------------

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

شمال موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ

تھی اچھی موسیٰ کاظم کی صورت	نہایت سرخ و گندم گون تھی رنگت
-----------------------------	-------------------------------

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

علیہ علی رضا ابن موسیٰ کاظم

لکھا ہے حال میں اتنا علی کے	سیر رنگ اور اعضا معتدل تھے
-----------------------------	----------------------------

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ محمد جواد معروف امام تہی بن علی رضا رض

محمد قرة العین علی کا
بدن تھا معتدل اور رنگ گہرا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ امام علی ہادی معروف بہ امام علی تہی بن محمد جواد رض

کسا ہے یہ سلی ہادی کی نسبت
کہ ان حضرت کی گنہ گون ہی رت

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ امام حسن خالص معروف بہ حسن عسکری بن علی ہادی رض

حسن ابن علی متبول زارین
قتل نہ ہو گونی و حرمت کے باہین

ہمیشہ تر زبان ہوں اس عا سے
خدا راضی ہوا ونے وہ خدا سے

حلیہ محمد بن حسن خالص رحمہ

<p>نہایت خوبصورت تھے محمد ربا کرتے تھے موتا سنکپ پاک ہیں شیعہ کے بنیں مہدی موعود سناؤں میں تعین اصل حقیقت</p>	<p>تھے لچھے بال انکے معتدل قد کشادہ تھی حسین انکی بڑی ناک بقول انکے ہیں سردابہ میں ہو جو کہ او بکی ہو چکی دنیا سے حلت</p>
---	---

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا را نسبی ہوا ونسے وہ خدا سے

شامل امام ہمام محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان علیہ السلام

<p>محمد مہدی آخر زمان کی حدیثوں سے ہیں ثابت جو شامل کہ ہو گا چہرہ پر نور حضرت بلندی آپکے قامت میں ہوگی ہو ثابت گہوان رنگ ا دکھا ہوگا مقیوس ہونگی دونوں او بکی ابرو لکھا ہے آپکی آنکھوں کی نسبت</p>	<p>امام پیشوا امی انس و جان کی سنو وہ گوشہ دل سے ہو گئے نائل بعینہ اختر تابان کی صورت درازی سی سی حضرت میں ہوگی کشادہ تر حسین عجم آرا نہو گا قسرت ان او نہیں سر بر سو کہ ہونگی سرگین اور خوبصورت</p>
--	--

گھر دار ہی کے بال اور دھڑکن
 میان شانے پہ ہوگی اک علامت
 کعبہ میں تل ہو گا نمایان
 زبان کی بستگی سے تنگ اگر
 جدائی زانوؤں میں خوب ہوگی
 بیان کرتے ہیں مرفوعاً حید
 شاہ خاق و خصلت میں نبی سے

مگر دانتوں میں ہوگا بیگلا پن
 نبی کی جیسی تھی مہر نبوت
 زبان پاک میں لکنت خراوان
 وہ اپنا ہاتھ مارے گیے فخر پر
 عجب شکل آپ کی محبوب ہوگی
 کہ مہدی ہونگے ہمنام مہر
 مغائر شکل و خلقت میں نبی سے

سلام اللہ کا اور اس کی رحمت
 رہے مہدی یہ نازل ہا قیامت

حلیہ امام عاقبہ ام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہو اسے حال نعمان بن ثابت
 کہ آپ اک آدمی تھے خوب صورت
 یہ خوش گفتار گویا ایک ہی تھے
 رہے رحمت خدا کی انہ نازل

کتا بون سے سیر کے ایسا ثابت
 میانہ وقت طبیعت بالطاف
 بہت اچھے بڑے ہی متقی تھے
 خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیہ امام دارالحجۃ مالک بن انس رضی

<p>امام اہل دین مالک کی صورت کچھ اس میں رنگ میں نہ روی عیان بلندی بینی والا میں پیدا کسی بالوں کی پیش منہ بیان نفیس الطبع خوش پوشاک تھے آپ</p>	<p>بہت اچھی تھی اور ابھرتی تھی عقیدہ زرق آنکھ میں قاسم کا تھی ورازی ریش انور میں ہویدا بدن میں فرہی قاسم کے شایان بغایت قدردان تھے عطر کے آپ</p>
--	--

<p>رستہ رحمت خدا کی انہ نازل خدا انکو کرے جنت میں داخل</p>

<p>حلیہ امام ہمام محمد بن ابی شافعی رضی</p>

<p>سناؤن شافعی کے اب شامل طویل القصب تھی آپ اور اس سبک رخسار تھے گردن بڑی تھی خضاب سرخ تھا مطبوع خاطر زبان خوش میان اتنی بڑی تھی بہت ذی عقل و خوش اخلاق تھے وہ</p>	<p>قد او بکا طول کی جانب تھا مائل ذرا کم گوشت تھا روئی منور بہت دلچپ آواز آپ کی تھی وقار و رعب تھا چہرے سے ظاہر نکلتی تو وہ بینی تک پہنچتی فصاحت میں تو گویا طاق تھے وہ</p>
---	--

<p>رستہ رحمت خدا کی انہ نازل خدا انکو کرے جنت میں داخل</p>

حلیہ امام عالی مقام احمد بن حنبل رضی

یہ حلیہ ہے سید مصطفیٰ کا
کہ گندم گون تھا رنگ جسم اطہر
حنافہ رکھتے تھے دائرہ کو رنگین

امام احمد جہان کے پیشوا کا
درازی قد میں ظاہر تھی سر اسرار
عیان بشر سے تھی لکشان تکمین

رہے رحمت خدا کی انہ تازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیہ امام الائمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری جامع صحیح نبوی شریف

محمد ابن اسماعیل فریبہ
تن اقدس میں ظاہر تھی مخافت
سدابی ناخورش کہاتے رہے نان

نہ قاست کھتے تھے لبے نہ کوتاہ
طلب میں علم کے کرتے تھے محنت
کہا مجھے گرفت اس پر ہوگی

رہے رحمت خدا کی انہ تازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیہ شیخ الاسلام و المسلمین احمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیہ

سیانہ قامت ابن تیمیہ تھے
 یہ تھے بال داڑھی اور سر
 لکھا ہے انکی آنکھوں کی صفیت
 بلند آواز تھے اور افصح انساں
 سخی تھے باحمیت تھے جری تھے

ہم تھے منفصل کتفین انکے
 بریدہ مووی سر کو اپنے رکھتے
 کہ گویا تھیں زبانیں انکی آنکھیں
 گروتھے شغل دین میں انکے انساں
 سراپا خیر تھے شر سے بری تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
 خدا انکو کرے جنت میں داخل

شامل رسالتبعین ریں المحدثین اب محمّد صدیق حسن صاحب

رفع الشانہ و افاض علی المسلمین برہ و انسا

شامل میں یہ مدوح زریں کے
 میانہ قد ہے گندم گون برنگت
 ہیں سہل العارضین اور کحل العین
 نظر نیچی رہا کرتی ہے کشر
 پروت اوٹکی بک لیکن مزرب
 بلندی بیسی والامین پیدا

پناہ شرع صدیق حسن کے
 گرے گندی رنگت میں حرمت
 بڑی آنکھیں وہ رخی باعث زین
 اسے کہتے ہیں شرم السدا بر
 ہو بلکی اڑھی مہندی سے مخضب
 ہو پیشانی کشادہ اور صفنا

حلیہ امام عالمی قاضی محمد بن حنیبلؒ

یہ حلیہ ہے پیچہ مصطفیٰ کا
کہ گندم گون تھا زنگِ جسمِ اطہر
حناسے رکھتے تھے دائری کو نگین

امام احمد جہان کے پیشوا کا
درازی قد میں ظاہر تھی سرا
عیانِ بشر سے تھی لکشانِ تکمین

رہے رحمتِ خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیہ امام الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری جامع صحیح نبویؒ

ممد بن اسماعیل ذریعہ
تنِ اقدس میں ظاہر تھی خفا
سدابی ناخورش کہاتے رہے نان
کبھی غیبت نہ کی اسلا کسی کی

نہ قاسم رکھتے تھے لبہ نہ کوتاہ
طلب میں علم کے کرتے تھے محنت
نہ سہما سی وین میں جان کو جان
کہا مجھے گرفت اسپر نہوگی

رہے رحمتِ خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیہ شیخ الاسلام و المسلمین محمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیہؒ

<p>سیانہ قامت ابن تیمیہ تھے سیتھے بال واڑھی اور سکر لکھا ہے انکی آنکھوں کی صفت بلند آواز تھے اور افصح الناس سخی تھے باحیت تھے جبری تھے</p>	<p>ہم تھے منفصل کتفین انکے برید و موی سر کو اپنے رکھتے کہ گویا تھیں زبانیں انکی آنکھیں گروتھے شغل دین میں انکے انفاق سراپا خیر تھے شر سے بری تھے</p>
--	--

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
 خدا انکو کرے جنت میں داخل

شمال رسالتبعین ریس المحدثین ابو محمد صدیق حسن رضا صاحب

رفع اللہ شانہ و افاض علیہ علیہ السلام برہ و

<p>شمال میں یہ مسدوح زمین کے سیانہ قد ہے گندم گون ہر رنگت ہین ہل العاصدین اور کحل العین نظر نیچی رہا کرتی ہے کبشہ بروتاؤنکی سبک لیکن مزید بلندی پسینی والا میں پیدا</p>	<p>پناہ شرع صدیق حسن کے مگر ہے گندمی رنگت میں حرمت بڑی آنکھیں وہ رخلی باعث زین اسے کہتے ہیں شرم اللہ کبہ ہو بلکی واڑھی ہندی سے مخضب ہو پیشانی کشادہ اور مصفا</p>
--	---

<p>کشاہدہ سینہ باقی جملہ اعضا لکھون کیا آپ کے ذاتی فضائل یہ رہتا اور پھر اخلاق ایسے نئی یہ بات ہر سارے جہان کے گزند ادنی نہ پہنچا یا کسی کو نگاہ و لطف سے چھوٹے بڑے پر ہے اہل مسلم سے الفت زیادہ</p>	<p>توسط سے مناسب قدم کے زیبا بنام ایزد ہر اک خوبی پر حاصل غریبوں میں نہیں سر ڈار کیے کبھی گالی نہیں نکلی زبان سے کبھی مارا نہیں اسلا کسی کو عدو سے درگزر موقع پڑے پر غریبوں سے اونچین نسبت زیادہ</p>
<p>بغیر وزی رہین یا رب سلامت ہوا نگے دم سے خوب جیہانت</p>	
<p>جمیل اب ہو چکا حلیو کا اتمام خلوص دل سے دونوں ہاتھ دھکا</p>	<p>دعا کے بانگے میں کیا ہر ابرام یہ کہہ اصلاح سے آنسو جبار</p>
<p>مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات</p>	
<p>کہ اے میرے خداوند توانا کیے ہیں تو نے جتنے مجھ پر احسان بنایا مجھ کو اور مومن بنایا رکھا شرک اور بدعت سی مجھے دو</p>	<p>سمجھو فتادرو فتیوم و دانا ادا ہو شکر او کا کیا ہر امکان طریقہ اہل سنت کا بتایا ہدایت سے کیا دل میرا حسود</p>

عطا کی تندرستی اور صحت
 جو مانگا تجھ سے جب میں وہ پایا
 کرم تو نے کیا کرش ہا میں
 عطا کی تو نے اور میں خطا کی
 خطائیں اتنی کین گو میں یارب
 مگر تو نے لبِ مجھ سے نہ بدلا
 کبھی دل سے نہ میں بندگی کی
 پھر اسپر بھی وہی تیرا کرم ہے
 اب اتنی بات کا ہوں اور محتاج
 یہین عقبی میں رکھنا سیری عزت
 عذابِ قبر سے یارب بچانا
 یہ مانا انتہا کا ہوں گنہگار
 مگر یہ تو بتا بندہ ہوں کس کا
 اگر مجھ رو سیہ کو بخش دیگا
 الہی دے مجھے اپنی محبت
 رکھوں الفتِ شفیع انس و جان سے
 او نہیں چاہوں میں ہر انسان سے بڑے

دیا رزق اور وہ بھی با فرغت
 کبھی پھر نہ کر نہ خالی ہاتھ آیا
 بلایا تو نے اور بھاگا پھر امین
 خطا کی میں اور تو نے عطا کی
 کہ میں ارض و سما جن سے لبِ لب
 تری رحمت کا رخ دم بھر نہ بدلا
 اکارت اپنی ساری زندگی کی
 وہی شفقت وہی لطف اتم ہے
 کہ جیسی رکھی دنیا میں مری لاج
 نہ دنیا مجھ کو چشمِ نینِ دولت
 نہ مجھ کو کس دہ دوزخ بنانا
 عقوبت کا سرا سر ہوں سزاوار
 میں کہلاتا ہوں کس کا نام لیوا
 کرم کچھ کم نہو جائیگا تیرا
 اوٹھالے دل سے دنیا کی محبت
 سوا بیٹے سے بڑے بکر باپ مان سے
 الہی اپنی پیاری جان سے بڑے بکر

اودھین کی راہ پر مجھ کو چلا نا	اسی پرانا رکھنا جلا نا
ہے دنیا کی فقط اتنی تمنا	کہ مجھ کو عافیت کے ساتھ رکھنا

کرم سے اپنے یارب بخشہ دیجیو
مرے مان بایا ویرب ہو منو کو

خاتمہ ان طبع نوحیہ بلذت جاسم محاسن التوحید جلیل احمد سوا عفرہ

احمد شدہ انت کہ ان ایام سینت انجام میں یہ نظم دلاویز و سرت انگیز جاسم سراپا
برگزیدہ منور کائنات فخر موجودات علیہ الفضل التحیات و الصلوٰۃ و حاشی اللیل
پسندیدہ انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین و اصحاب محبوب العالمین
و اہل بیت مقبولین و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رنجیہ کلک
عزیز مصر خوش بیانی عزیز سید جلیل احمد سوانی حسب فرمان واجب الافعال
امیر ملک اقبال و الاجاہ کشور اجلال حامی اہلستہ قاصع البدعہ رئیس المحدثین
راس المتبعین سیدنا فواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر رفیع
شانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ مطیع لاثانی شاہجہانی دارالاقبال
ریاست بھوپال میں بکتابت مقبول دارین فتنی محمد احمد حسین صفی پوری
و بادارت کارا گاہ حافظ کرامت اللہ سلیمان اللہ تعالیٰ طبع ہو کر راحت قلوب
مشائقین و نصارت عیون منتظرین ہوئی خداوند کریم اسکے مولف کو داریں

بہرہ مندی اور ناظرین و سامعین کو ارجمندی نصیب فرمادے آمین

قطعہ تاریخ نمبر دوم

چھپے یہ علیہ بزرگانِ دین کے لاثانی
جلیل طبع کی تاریخ تمام ادب کے تانہ

جسے گر کمون انکو صدائقِ انظار
کہو شامل ابراو سیدالابرار
۱۳

قطعہ تاریخ از میر سید علی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمبر اول

واللہ بے نظیر قسم کرو حلیہا
ربط حقیر مصرع تاریخ طبع گفت

بافرط ذوق و شوق حبیل سخن شعار
لب لبابِ حلیہ خاصانِ کردگار
۱۳

قطعہ تاریخ از منشی قادر علی صاحب دوسمہ اللہ تعالیٰ

خوش نامہ نفیس رقمزد حبیل ما
قادر زبانت از پی تاریخ طبع آن

کز جان و دل بخوبی و خلقِ نائل است
بشنید لاجواب کتابِ شامل است
۱۳

قطعہ تاریخ از حقیر محمد احمد حسین احمد فی پوری کاتب ابنِ مظلوم غفرلہ

خوب لکھے حبیل نے علیہ
لکھو تاریخ طبع ای انسداد

جسے مستون ہر ایک کا دل ہے
مخزن جوہر شامل ہے
۱۳

قطعه تاریخ از خاکسار عبدلنقیل متوطن نیکو متوسل بیت بهوایل

ایکے سچو اہی کہ یابی رہ بخشد
ایکے سچو اہی کہ باشی در جستان
خیز و باسن اندکی ہمپای باش
تایرم راہت سوی درگاہ شاه
ہاں ندانی کیست آن فرخندہ فر
سیر صدیق احسن کز رای او
آنکہ از بہر جامے دین و داد
حلیہ مستہ نثار دوز در قسم
سن را آنی خواندہ باشی در حدیث
نظم کردش شاعر جادو بیان
خلق او ہمزگ دلغ آمد جمیل
فکر کردم از پے تاریخ و نام
دور کن تشویش و اسی مقبل نگار

ایکے اورانشہ دین در سرست
ایکے او خواہاں جام کوثرست
ایکے بخت یار و خنرت رہبرست
آنکہ اورا چرخ کتر چاکرست
آنکہ او از گفتہ ام بالا ترست
ماہ باخویشید خا و زمہرست
بازوی بخت جوشش شیرست
دیدن حق را کتابش بہرست
رفع شک کن انیتام باورست
آنکہ مثل نام خود نام آورست
خوش سخن خوش فکر ہم خوش نظرست
گفت ہاں ہاتھی کو رہبرست
نام و سالش (حلیہ پیچیدہ)ست

قطعه تاریخ از تخیہ افکار شعیخ محمد علی صاحب طریقی و بکاری میہ خطہ دام اقبالیہ

نهی جمیل و خوش طبع نکته پرور او
بشوق و ذوق بی سال طبع او منتظر

غریب نامه در ایام چندان شاکر د
دل (شامل خاطر پسند) انشاکر د
۱۳ هجری

قطعات تاریخ سرسری اگر صلح از نتیجه فکر قاضی سید نور الحسن حبشی صافی کپور

حلیه خاص جمیل احمد
آن سخنور که معنی طربان
آن هنرور که احادیث صحاح
بر ورق آینه نور آله
باشمی سفت در تار خیش

جلوه سرداده بصد جابه و جلال
داد چند انگه نگین بد به سوال
نظم فرمود بصد استعجال
جلوه حسن رسول تعال
حلیه فخر رسل اوج جمال
۱۳ هجری

تاریخ دوم منہ

گشت مشکوچہ بان جمیل
کس ندانت و نہ بتاخت کسی
حلیه اش آینه طلعت اوست
باشمی مصرع تاریخ بخواند

نور یزدانت دلیل احمد
جز خنداقت در جلیل احمد
گر چه کس نیت عدیل احمد
نظم صافی جمیل احمد
۱۳ هجری

تاریخ سوم منہ

از جمیل احمد سراپای رسول نیت پابند خیال شاعران معنی تازه ز هر لفظش عیان هاشمی بیاخته تاریخ گفت	رنجت طرح نظم چون گل در بید هست ز اخبار حمید یادگار چون دگیوئی پریشان روی یار جلای حسن خداداد آشکار ۱۳
---	---

تاریخ چهارم منہ

سراپائی جمیل ہاشمی بین جمیل احمد بشکر فی رقم گشت کمرای حدیث مصطفیٰ صفت کتابے ستطابے لاجوابے بگفتم ہاشمی تاریخ ہجرے	بود خورشید عالم تاب معنی دسیدہ لاله شاداب معنی کہ ہر شعرش دُرِ نایاب معنی کہ ہر لفظش بوبالقاب معنی انیس خاطر ارباب معنی ۱۲ ہجرے
--	--

تاریخ پنجم منہ

جمیل ہسوانی نظم فرمود سراپائی محمد جلوہ گر شد گوید آفرین ناز آفرین مسم سرودش ہاشمی تاریخ خوش گفت	احادیث ثنائیے حمید بید بگر تماشاے حمید برین حسن دل آرائی حمید مناہین سراپائی حمید ۱۳ ہجرے
---	---